THE
MESSENGER

پندرہ روزہ
پیغامبر

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر
فون نمبر

جلد: ۵
شمارہ ۱۴

فرمودۂ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے

اب ترا دَور بھی آنے کو ہے اے فقرِ غیور
کھا گئی روحِ فرنگی کو ہوائے زر و سیم!
عشق و مستی نے کیا ضبطِ نفس مجھ پہ حرام
کہ گرہ غنچے کی کھلتی نہیں بے موجِ نسیم (ضربِ کلیم)

قائدِ اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا

اتحاد ○ ایمان ○ نظم و ضبط

ہم مسلمان ایک خدا، ایک رسولؐ، ایک کتاب پر یقین رکھتے ہیں۔ بس یہ لازمی اور ناگزیر ہے کہ ہم قوم کی حیثیت سے بھی ایک ہوں۔ آپ نے وہ ضرب المثل تو سُنی ہوگی کہ اتحاد میں طاقت ہے۔

(قبائلی سرداروں سے خطاب۔ پشاور
۱۷- اپریل ۱۹۴۸ء)

صدر ضیاء الرحمان کو قتل کرنے کے بعد محافظوں سمیت ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا تھا

باغیوں نے راکٹ اور خودکار اسلحہ استعمال کیا، پہرہ پر مامور متعدد سپاہی بھی مارے گئے

بنگلہ دیش نیشنل پارٹی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بدر الدجیٰ کا انکشاف

لندن — بنگلہ دیش کے صدر ضیاء الرحمٰن کو قتل کرنے کے بعد باغی ان کی لاش ریسٹ ہاؤس سے اٹھا لے گئے تھے اور پھر انہیں ان کے دو محافظوں سمیت چٹاگانگ میں ایک پیر کے مزار کے قریب ایک ہی قبر میں سپردِ خاک کر دیا گیا تھا۔ یہ انکشاف حکمران بنگلہ دیش نیشنل پارٹی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بدر الدجیٰ نے کیا ہے۔ وہ چٹاگانگ کے دورے کے موقع پر صدر کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب باغیوں کو یہ علم ہوا کہ لاش دریافت کر لی جائے گی تو وہ اسے وہاں سے نکال کر چٹاگانگ سے ہم ۵ کلومیٹر دور رنگونیا میں انجینئرنگ کالج لے گئے۔ جہاں اس پر مسلح پہرہ لگا دیا گیا۔ ڈاکٹر بدر الدجیٰ جو مرحوم صدر کی میت کے ساتھ ہی واپس ڈھاکہ پہنچے ہیں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ باغیوں نے صدر ضیاء الرحمٰن کو قتل کرنے کے بعد ان کو ان کے دو محافظوں سمیت چٹاگانگ میں ایک پیر کے مزار کے قریب ایک ہی قبر میں سپردِ خاک کر دیا تھا جہاں سے وہ لاش کو اس خوف سے نکال لے گئے کہ کہیں پتہ نہ چل جائے اور لاش رنگونیا میں انجینئرنگ کالج کے احاطہ میں پہنچا دی اور اس پر پہرہ لگا دیا۔ ڈاکٹر بدر الدجیٰ نے قتل کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ باغی میجر جنرل منظور احمد اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جب ریسٹ ہاؤس پہنچا تو اس نے راکٹوں سے فائر کئے اور خودکار اسلحہ سے گولیاں چلائیں جس سے ریسٹ ہاؤس کی حفاظت پر مامور کچھ سپاہی ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد وہ ریسٹ ہاؤس کی بالائی منزل پر پہنچے اور وہاں ڈیوٹی پر موجود محافظوں کو بھی گولی کا نشانہ بنایا اور پھر کمرے کے اندر گھس کر صدر ضیاء الرحمٰن کو قتل کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ صدر کو صبح چار بجے قتل کیا گیا۔

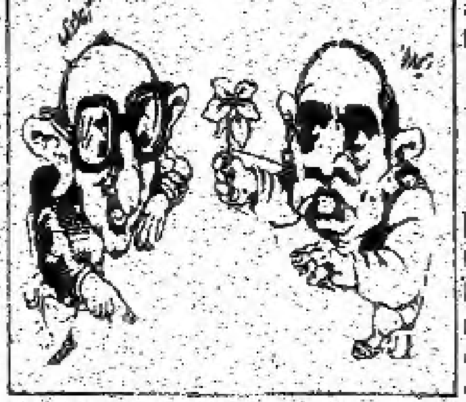

پاک بھارت تعلقات

دوستی اور مفاہمت کی کوششیں غیر مؤثر، وقتی اور دیرپا نتائج سے محروم کیوں ہوتی ہیں؟

تحریر: گالزے

دونوں ملکوں کے بھجتر کروڑ عوام کی زبردست خواہش کے باوجود پاکستان اور بھارت جیسے دو ہمسایہ ملک گذشتہ ۳۵ برس سے گرم یا سرد جنگ کی حالت میں رہے۔ دوستی اور مفاہمت کی کوششیں ہوتی ہیں مگر غیر مؤثر اور وقتی اور دیرپا نتائج سے یکسر محروم۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں بنیادی طور پر وہ خدشات ہیں جو سرحد کے دونوں طرف فطری یا غیر فطری طور پر پائے جاتے رہے ہیں۔

- ہندوستان نے اسے آج تک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا۔
- ہندوستان ایک توسیع پسند قوت ہے جس نے گوا، جونا گڑھ، کشمیر اور حال ہی میں سکیم پر چڑھائی کی ہے۔ اس حوالے سے وہ پاکستان کو بھی ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔
- ہندوستان کی فوجی تیاریاں اور ایٹمی ہتھیار سازی ایک روز پاکستان کے خلاف استعمال ہوگی۔
- ہندوستان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جنگی جنون میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ۴۸ء، ۶۵ء اور ۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں کے زخم ابھی تازے ہیں۔
- بھارت میں آئے دن ہونے والے مسلم کش فسادات درحقیقت بالواسطہ طور پر پاکستان کے خلاف محاذ آرائی کا ایک حصہ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔
- پاکستان سیٹو اور سینٹو کے ذریعے سپر پاور کا آلۂ کار رہا ہے اور اب بھی کسی نہ کسی روپ میں اسی پوزیشن میں ہے۔
- پاکستان میں ہندوستان سے نفرت کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے علاقے میں سرد جنگ کی سی کیفیت پائی جاتی ہے۔
- پاکستان خود کو اسلحے کے گودام میں تبدیل کر رہا ہے جس سے علاقے میں طاقت کا توازن بگڑنے کی وجوہ پیدا ہو گئی ہیں۔

(باقی صفحہ نمبر پر)

فروری ۱۹۷۸ء اور جون ۱۹۸۱ء کے عرصے میں بہت سا پانی پلوں تلے سے بہہ چکا ہے۔

فروری ۱۹۷۸ء میں اٹل بہاری واجپائی پاکستان کے دورے پر آئے تھے۔ واجپائی صاحب اس وقت بھارت میں برسرِ اقتدار جنتا حکومت میں وزیر خارجہ تھے۔ جون ۱۹۸۱ء میں پاکستان کے دورے پر آنے والے بھارتی مہمان نرسمہا راؤ ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے رہنے والے راؤ صاحب ادیب ہیں اور صحافی بھی رہے ہیں۔ اندرا حکومت میں وزیر خارجہ ہیں اور پاک بھارت تعلقات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔

واجپائی کی جگہ نرسمہا راؤ کا آنا ہندوستان میں جمہوری عمل کے تسلسل کا نتیجہ ہے۔ جسے برصغیر کے بھجتر کروڑ عوام سراہتے ہیں۔

بھارت میں جمہوری عمل کے نتیجے میں ہونے والی سیاسی تبدیلی کے علاوہ ۷۸ء سے ۸۱ء کے درمیانی عرصے میں علاقے میں کرداری اوصاف کی اہم تبدیلیاں بھی رونما ہوئی ہیں۔

افغانستان میں خلق و پرچم پارٹیوں کی حکومت، روسی فوج کی یلغار اور افغان مجاہدین کی جنگِ مزاحمت۔

ایران میں امام خمینی کا انقلاب، ایرانی قوم کے مختلف دھڑوں کی باہمی کشیدگی اور ایران عراق جنگ۔

ایران عراق جنگ، لبنان میں بحران، مشرقِ وسطیٰ کی مجموعی صورتِ حال اور نتیجۃً بحرِ ہند میں روس اور امریکہ کی بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیاں، شمالی افریقہ اور جزیرہ نما عرب کے جنوبی ساحلوں پر امریکی فوج کی دسترس۔

عراق کی ایٹمی تنصیبات پر اسرائیلی طیاروں کی "کامیاب" فضائی غنڈہ گردی۔ یہ وہ صورتِ حال ہے جس میں برِ اعظم جنوبی ایشیا کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ زمین کا یہ ٹکڑا آگ کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ جس سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ علاقے کے دو اہم ملک یعنی پاکستان اور بھارت باہمی کشیدگی کی چنگاریوں کو حتی المقدور بجھانے کی کوشش کریں اور مفاہمت اور خیر سگالی کی فضا قائم کرنے کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

برطانوی باشندے سے چرس برآمد

ملزم چرس کا نمونہ برطانیہ لیجا رہا تھا

اسلام آباد — اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر مسٹر احسان احمد شگیانہ گروپ لیڈر پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ نے ایک برطانوی باشندے ہیوفری نورڈ پاسپورٹ نمبر ۷۵۲۳ . ۵ سے چالیس گرام چرس برآمد کر لی۔ واقعات کے مطابق برٹش ایئرویز کی پرواز ۲۲۰ . B کی معمول کے مطابق جانچ پڑتال کے دوران ملزم کے بیگ سے چرس برآمد کی گئی۔ ملزم کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ کے سی اے ڈرائنگ لینڈ میں بطور الیکٹریشن ملازم ہے۔ وہ یہ چرس بطور نمونہ برطانیہ لے جا رہا تھا۔ ملزم کے قبضے سے ۱۱۰ عدد برطانوی پونڈ، ۳۵ ڈچ گلڈر اور چار سو روپے کی پاکستانی کرنسی بھی برآمد کی گئی۔ ملزم کے خلاف کسٹمز ایکٹ اور ادویات ایکٹ کی دفعہ ۱۴ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

شمسی توانائی سے چلنے والا پہلا طیارہ

لاس اینجلز — شمسی توانائی سے چلنے والے طیارے کی پیرس سے لندن تک پرواز کا تجربہ کیا جانے والا تھا۔ سورج کی شعاعوں سے توانائی حاصل کرنے والے اس طیارے کے ونگ ۴۷ فٹ ہیں۔ اس میں شمسی توانائی کے لئے ۵۰۰ . ۰ سیل لگے ہوئے ہیں۔ یہ سیل سورج کی شعاعوں سے بجلی پیدا کرتے ہیں جس سے ۲۵۰ پونڈ وزن کے اس طیارے کا تین ہارس پاور انجن چلتا ہے۔ اس کے ہوا باز نے رپورٹروں کو بتایا کہ شمسی توانائی سے چلنے والا یہ پہلا طیارہ پیرس سے لندن تک ۲۱۳ میل کی پرواز چار سے آٹھ گھنٹے تک مکمل کرے گا۔ ہوا باز نے کہا کہ اگر یہ پرواز کامیاب ہو گئی تو یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہوگی۔

کاغذ پر کسٹمز ڈیوٹی فی صد تناسب کی بجائے وزن کی بنیاد پر لگائی جائے

اور کاغذ کی تمام اقسام پر دس فیصد سیلز ٹیکس وصول کیا جائے۔ کاغذ کے ڈیلروں کا مطالبہ

راولپنڈی — (نامہ نگار خصوصی) کاغذ کے درآمد کنندگان نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ ہر قسم کے کاغذ پر کسٹمز ڈیوٹی فی صد تناسب کی بجائے وزن کی بنیاد پر لگائی جائے اور اس کی شرح ۲ ہزار روپے فی میٹرک ٹن کی بجائے ۲ ہزار روپے میٹرک ٹن مقرر کی جائے اس سے کلیئرنس میں آسانی ہو جائے گی اور انڈر انوائسنگ سے بچت ہو جائے گی۔ کاغذ کے درآمد کنندگان آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ پریس کانفرنس میں لاہور، کراچی، فیصل آباد اور راولپنڈی کے نمائندے بھی موجود تھے انہوں نے لاہور چیمبر آف کامرس کے زیر اہتمام آج صبح وزیر تجارت وزیر اعظم اور وزارت تجارت کے ارکان سے ملاقات کی اور انہیں کاغذ کی درآمد سے متعلق مختلف تجاویز پیش کیں اور کہا کہ اگر حکومت ان تجاویز کو آئندہ بجٹ میں شامل کر لے تو اس سے کاغذ کی صنعت کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ لاہور پیپر ایسوسی ایشن کے صدر شیخ ... حسین، جنرل سیکرٹری شیخ عبد الغفور اور راولپنڈی پیپر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے صدر شیخ نوازش علی نے ان تجاویز کی وضاحت میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وزیر تجارت نے ان تجاویز پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ سکولوں کالجوں کے لئے کاپیوں کتابوں کی مہنگائی کی وجہ کاغذ پر بھاری کسٹمز ڈیوٹی ہے انہوں نے یکسانیت پیدا کرنے کے لئے انڈسٹریل و کمرشل دونوں شعبوں کے لئے تین ہزار روپے فی میٹرک ٹن امپورٹ ڈیوٹی عائد کرنے کی تجویز پیش کی انہوں نے کہا کہ مختلف اقسام کے سیلز ٹیکس کی بجائے کاغذ اور گتے کی تمام اقسام پر دس فیصد سیلز ٹیکس لیا جائے۔ اخباری کاغذ درآمد کے سلسلے میں انہوں نے بتایا کہ اس وقت سالانہ ۷۰ ہزار میٹرک ٹن کاغذ درآمد کیا جاتا ہے اور یہ ملک کی کل ضرورت کے مطابق ہے اس کاغذ کی ملک میں کوئی کمی نہیں ہے اس کا ایک تہائی اخبارات، ٹیکسٹ بک اور قرآن پاک کی طباعت میں استعمال کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ اگرچہ کمرشل امپورٹرز کو کاغذ درآمد کرنے کی اجازت ہے مگر دوسری طرف ان کے لئے اسے درآمد کرنا ناممکن بنا دیا گیا ہے کیونکہ کاغذ مرچنڈائزنگ کا روبار میں ان کی تشکیل کے ذریعے درآمد کرنے کو کہا گیا ہے جبکہ کاروبار میں فنی معلومات سے واقف نہ ہیں اس سے مزید اس کاغذ کے درآمد کرنے پر کمرشل امپورٹرز کو انڈسٹریل امپورٹرز کی نسبت دوگنا اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ انہوں نے اپیل کی کہ کمرشل امپورٹرز کو راولپنڈی ... کاغذ درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

نئی درآمدی پالیسی کا اعلان

ماہ رواں کے آخر تک کر دیا جائے گا

راولپنڈی — (معلوم ہوا ہے کہ) نئی درآمدی پالیسی تجارتی ... ۷ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس وقت مختلف اداروں اور تجارتی حلقوں سے صلاح مشورہ کیا جا رہا ہے اور وزارت تجارت کے حکام ۳۰ جون کو ختم ہونے والی موجودہ پالیسی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ باخبر حلقوں کے مطابق نئی درآمدی پالیسی میں ... لوگوں کو سہولتیں دینے پر زور دیا جائے گا۔ فری لسٹ میں ... شامل کی جا رہی ہیں۔ سامانِ تعیش کی کچھ اشیاء کی درآمد ... کرنے کے لئے ان پر ڈیوٹی بڑھانے پر غور ہو رہا ہے۔

افغانستان کی انقلابی کونسل

لندن — افغانستان کی انقلابی کونسل نے نائب وزیراعظم مسٹر سلطان علی کشتمند کو نیا وزیراعظم مقرر کیا ہے۔ قبل ازیں صدر ببرک کارمل وزیراعظم تھے یہ اقدام حکمران پارٹی میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کو روکنے کیلئے کیا گیا ہے علاوہ ازیں انقلابی کونسل کے دوسرے ارکان بھی نامزد کئے گئے ہیں۔

اسرائیل کسی اور عرب ملک پر حملہ کرنیوالا ہے

پیکنگ — (چین) نے عراق پر اسرائیلی حملے کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ لبنان اور عراق پر جارحیت سے واضح ہے کہ اسرائیل کسی اور عرب ملک پر حملہ کرنے والا ہے چین کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پیپلز ڈیلی نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ حملے کے اس قانون سے بیگن انتظامیہ کے جرائم بے نقاب ہو گئے ہیں وہ مشرقِ وسطیٰ میں ظلم و بربریت کا بازار گرم کرنا چاہتا ہے۔ چین کے وزیر خارجہ ہوانگ ہوا نے بھی اسرائیلی حملے کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ایک ملک کی خود مختاری کی سریحاً خلاف ورزی کی ہے۔

ایک ہائی جیکر اور کئی رہا شدہ قیدی

مغربی جرمنی نے داخلے کی اجازت نہیں دی

لندن — باخبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ پی آئی اے کے طیارے کے اغوا میں ملوث ہائی جیکروں میں سے ایک ہائی جیکر اور چند رہا شدہ قیدیوں نے گذشتہ روز ایران ائیر لائنز کے ایک جہاز میں دمشق سے مغربی جرمنی میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن مغربی جرمنی کے حکام نے انہیں وہاں داخلے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس کوشش میں ناکامی کے بعد انہوں نے ایران ائیر لائنز کے جہاز کے ذریعے برطانیہ کا رخ کیا۔ ان کے جہاز کے برطانیہ پہنچنے کے بعد یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ برطانوی حکام نے ان کو برطانیہ میں داخلہ دینے کے بارے میں کیا رویہ اختیار کیا ہے۔

یاد رہے کہ اس سے پیشتر ہائی جیکروں اور رہا شدہ قیدیوں کے بارے میں متضاد خبریں موصول ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے بعض اطلاعات میں یہ بتایا جاتا رہا ہے کہ ہائی جیکروں اور رہا شدہ قیدیوں سے اکثر لوگ کابل میں سیاسی پناہ لے چکے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی طرف سے مغربی جرمنی میں داخلے کی ناکام کوشش مصدقہ اطلاع ہے۔

مقتول صدر ضیاء الرحمٰن کے پرائیویٹ سیکرٹری گرفتار

ڈھاکہ — بنگلہ دیش کے مقتول صدر ضیاء الرحمٰن کے پرائیویٹ سیکرٹری کرنل محفوظ الرحمٰن کو گرفتار کر لیا گیا ہے ابھی تک ... گرفتاری ... معلوم نہیں ہو سکی ہے تاہم خیال ہے کہ گرفتاری مرحوم ضیاء الرحمٰن کے قتل کی سازش کی تحقیقات کے سلسلے میں عمل میں آئی ہے۔

دنیا کی بہترین کہانیاں
پڑھنے کیلئے
ماہنامہ آواز کا مطالعہ کیجئے
جون کا شمارہ شائع ہو چکا ہے

ماہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے......

وقت سے پہلے ہی حلال گوشت کی خریداری کرلیں ورنہ روزہ رکھ کے خریداری کرنا بھی ایک مسئلہ ہوگا۔

sale

ہم سیل تو نہیں لگا رہے ہیں لیکن ہمارے ہاں سے حلال گوشت کی قیمت دیکھ کر سیل کا ہی اندازہ ہوتا ہے۔ ہم خالص جائز تجارت ہے، آپ کا اطمینان ہماری کامیابی ہے

ہاؤس آف حلال میٹ

803 DANFORTH AVE. TORONTO, ONTARIO

فون نمبر **461 2839**

We're proud to be Canadian

July 1st is Canada's birthday.

اونٹاریو کا بہترین اور قابل اعتماد میرج بیورو

ہم کسی بھی مذہب یا قوم سے آپ یا آپ کے بچوں کے لئے مناسب رشتہ کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ نیز ہم کسی بھی عمر کی بیوہ عورت، رنڈوے مرد یا مطلقہ افراد کی مدد کر سکتے ہیں۔ ہم نے سینکڑوں مسلمانوں کی شادیوں کا بندوبست کیا ہے۔ مکمل تفصیلات کے لئے پورے اعتماد کے ساتھ لکھیے۔

نوٹ: جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ لگا ہوا لفافہ ارسال کریں۔

DILKUSHA MARRIAGE BUREAU

SERVICE TO PAKISTANI & INDIAN COMMUNITY

196 st. andrews dr. hamilton, ont. L8K 5K2

Ontario

دعوت عام

ملکہ کی والدہ ملکہ معظمہ ایلزبتھ کو اونٹاریو خوش آمدید کہتا ہے

تشریف لائیے۔ اونٹاریو میں بمقام کوئینز پارک ٹورانٹو ملکہ کی والدہ عزت مآب ملکہ ایلزبتھ کے شاہانہ آمد پر ان کے استقبال کی تقریب کو منانے میں مدد کیجئے

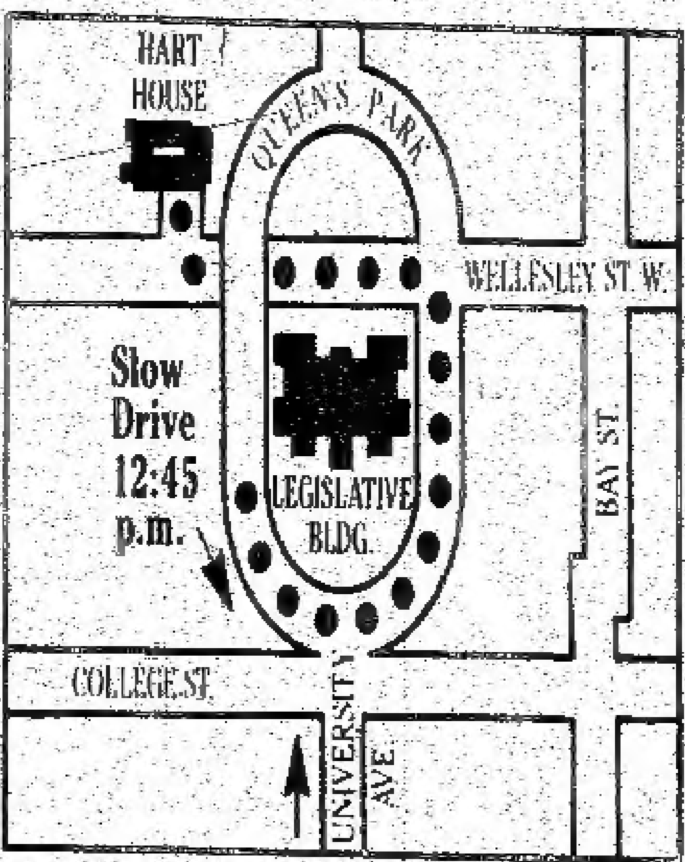

بروز جمعہ بتاریخ ۳ جولائی ۱۹۸۱ء بوقت ۱۲ بجکر ۴۵ منٹ پر سرکاری تقریب فوجی آداب کے ساتھ

William G. Davis
Premier

Thomas L. Wells, Minister
Intergovernmental Affairs

فیصلہ ہوگیا

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عارضی آئین کا حکم جاری ہے

عدلیہ کے اختیارات یا دائرہ کار میں کوئی مداخلت نہیں ہوئی

جج بجائے خود قانون کی پیداوار ہیں قانون سازی سیاسی مسئلہ ہے

۵۶ کے آئین کی منسوخی پر کسی جج نے اعتراض نہ کیا

۶۲ کے آئین میں ترمیم پر کسی جج کی پیشانی شکن آلود نہ ہوئی

قانون بنانے والا قانون منسوخ بھی کرسکتا ہے: لاہور ہائیکورٹ کا تاریخی فیصلہ

رپورٹ:۔ جاوید اقبال

ہائی کورٹ کے جناب جسٹس گل محمد خان لاہور اور جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ پر مشتمل ایک ڈویژن بنچ نے گزشتہ دنوں وفاقی حکومت کے خلاف دائر کردہ ایک رٹ درخواست کو مسترد کرتے ہوئے پاکستان کے آئینی اور قانونی تاریخ کا ایک انتہائی اہم اور تاریخ ساز فیصلہ دیا۔ جس میں فاضل ججوں نے اس رائے سے واضح طور پر عدم اتفاق ظاہر کیا کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے عارضی آئین کے بجریہ ۱۹۸۱ء میں کوئی متبادل آئین دیا ہے۔ ڈویژن بنچ نے مزید کہا کہ عارضی آئینی کا حکم کوئی متبادل یا متوازی آئین نہیں ہے بنچ نے درخواست کنندہ کے وکیل کے اس اعتراض کو بھی بے جان قرار دے کر رد کر دیا کہ آئین میں ترمیم کی گئی ہے۔ یا اعلیٰ عدالتوں کے اختیارات یا

دائرہ کار میں مداخلت کی گئی ہے۔ بنچ نے اپنے سولہ صفحات کے فیصلے میں لکھا ہے کہ ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء کے نفاذ پر جب ۱۹۵۶ء کا آئین منسوخ کر کے عوام کے حقوق اور عدالتوں کے اختیارات سلب کر لئے گئے تو کوئی کارروائی ہوئی نہ کسی جج نے احتجاج کیا۔ بلکہ اس اقدام سے چشم پوشی کی گئی۔ ۱۹۶۲ء کا آئین نافذ ہوتے وقت بھی اعلیٰ عدالتوں کی پیشانی شکن آلود نہ ہوئی حالانکہ اس آئین میں بنیادی حقوق شامل نہیں تھے ۱۹۶۹ء کا مارشل لاء نافذ ہونے پر بھی صورت حال یہی تھی۔ حالانکہ اس نے ۱۹۶۲ء کا آئین منسوخ کر دیا تھا۔ ۱۹۷۳ء کے آئین میں پانچویں ترمیم منظور ہونے پر عدالتوں کے اختیارات اتنے ہی کم ہوگئے تھے جتنے عارضی آئین کے حکم کے آرٹیکل ۹ کے تحت کم کئے گئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت ملک میں مارشل لاء نہیں تھا۔ پھر بھی عدلیہ نے کسی برہمی کا اظہار نہیں کیا جب ۱۹۷۳ء کا آئین معطل کیا گیا

اور عدالتوں کے اختیارات میں تخفیف کی گئی تب بھی ججوں میں کوئی تلخی نہیں پائی گئی۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ جج بجائے خود قانون کی پیداوار ہیں۔ اور قانون سازی خالصتاً سیاسی مسئلہ ہے۔ جس کا تعلق مقننہ سے ہوتا ہے فاضل ججوں نے اپنے فیصلے میں یہ بھی لکھا ہے کہ قوانین اچھے ہوں یا برے عدالتوں کا کام صرف ان پر عمل درآمد کرنا ہوتا ہے اور یہ مسلم اصول ہے کہ قانون بنانے والا قانون کو منسوخ بھی کر سکتا ہے۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا حکم متبادل دستور کی حیثیت نہیں رکھتا۔ جس سے عدلیہ کے اختیارات میں کوئی مداخلت ہوئی ہو صرف اتنا ہوا ہے کہ حکم نمبر ۱ واپس لے کر مارشل لاء سے پہلے کی پوزیشن بحال کر دی گئی ہے۔ ویسے بھی سپریم کورٹ نے نصرت بھٹو کیس میں سی۔ ایم۔ ایل۔ اے کو آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار تسلیم کیا ہوا ہے۔ اس طرح پاکستان میں اس آئینی جنگ کا خاتمہ ہوگیا جو اب تک بہت سے ذہنوں کو اس سوال پر الجھائے ہوئے تھی کہ صدر ضیاء کی حکومت کی قانونی پوزیشن کیا ہے۔ ہائی کورٹ سے ایک انتہائی واضح مینڈیٹ لے کر اب امید ہے کہ صدر ضیاء اب زیادہ پر اعتماد طریقے پر امور حکومت سرانجام دے سکیں گے۔ اور اپنے مستقبل کی آئینی اور قانونی پوزیشن کا خیال دل سے نکال کر زیادہ بہتر طور پر اپنے منصوبوں پر عمل پیرا ہو سکیں گے۔

کرنیں

گل نواز عاقی

برتن ٹوٹ جائے تو کرچیاں سمیٹ کر پھینک دو، دل ٹوٹ جائے تو کوئی کیا سمیٹے کہ دل تو خون ہو جاتا ہے۔ اور یہی خون آنسو بن کر آنکھوں سے ٹپک جاتا ہے۔ کوئی گرے ہوئے آنسوؤں کو کیسے سمیٹے۔

ایم صادق ملک

کچھ لوگ ہوا کی مانند چلے آتے ہیں اور چپکے سے دل کی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں ان کی موجودگی کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔ پھر لاکھ کھڑکیاں بند کیجئے، دروازہ سنبھالئے اور پہرہ بٹھائیے لیکن کچھ نہیں ہوتا وہ تو دھرنا دے کر بیٹھ جاتے ہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

محمود حسین

کانٹوں سے بھری ہوئی شاخ کتنی بےمایہ اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر پھول اسے حسن بخشتا ہے۔ بے ترتیب کا گھر کیسا ہی اجاڑ ویران ہو۔ مگر عورت کی مسکراہٹ اسے جنت بنا دیتی ہے۔

کنیز فاطمہ

عورت کی عصمت سفید چادر کی طرح ہوتی ہے۔ جس پر ایک دھبہ بھی گوارا نہیں ہو سکتا۔

ندا حسین

کتنے لوگ ہیں جو بولتے سمندروں کی طرح ہیں، لیکن ان کی موج کنارے جیسی حدود تک محدود ہے۔

محمد انور مرزا

کسی سے توقعات وابستہ نہ کرو، کسی سے امید نہ رکھو کہ وہ تمہارے کام آئے گا۔ کیونکہ توقعات کی شکست بڑی دل شکن ہوتی ہے۔ امیدیں جب ٹوٹتی ہیں تو کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو پہلے سے اس حادثے کے لئے تیار رکھو کیونکہ وقت کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔

فرحانہ

آنسو موتیوں کی مانند ہوتے ہیں جو دل کا حال بھی بیان کرتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اشک بن کر آنکھوں میں چمکتے ہیں اور چہرے پر غم کا تاثر چھوڑتے ہیں۔ موتیوں کی مالا ان پرو کر گجرا بنا دیتی ہے۔ مجھے ایسے موتیوں کی تلاش ہے جنہیں میں پرو کر سچائی کی مالا بنا دوں جس میں خلوص و محبت کی چمک ہو۔ ایسی مالا جو میرے گرد مہار کو پھولوں کی طرح مہکا دے۔

ایم سعید درانی

انسان اپنی زندگی میں آدھے دکھ دوسرے انسانوں سے حاصل کرتا ہے۔ اور زندگی میں قدم قدم پر دکھ اٹھاتا ہے۔ اگر وہ اپنے تمام دکھوں کا مقابلہ جانفشانی سے کرے تو اپنی زندگی پرسکون گزار سکتا ہے۔

محمد عارف

اور ہم بے چین پھرا کرتے ہیں زندگی کی راہوں پر۔۔۔ کاش یہ دل جیسی چیز ہمارے وجود کا حصہ نہ ہوتی۔ تو شاید ہم ان دکھوں کو اس قدر شدت سے اپنی حیات پہ طاری نہ کر سکتے۔

ایم صادق ملک

اے کاش ہم سب برائی سے پاک ہو کے مسلمان بن جائیں۔ ہوس اور خود غرضی کا دامن چھوڑ دیں۔ اور ہمارا ہر عمل خدا کی رضا کے مطابق ہو۔ سخت شرمندگی ہوتی ہے کہ ہم گناہ گار ہیں لیکن پھر ہمارے خالق نے کتنی نوازشیں کی ہیں۔ اسی لئے اے کاش ہمارے اعمال اتنے صالح بن جائیں کہ جب ہم خدائے برتر کے حضور جائیں تو ہماری گردنیں شرم سے نہ جھکی ہوں۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

کھانا کھانے میں آپ کو لطف کس وقت آتا ہے۔ اُس وقت جبکہ بھوک کھل کر لگی ہو۔ یعنی کچھ دیر پیشتر سے کھانا نہ کھایا ہو پانی کے گلاس میں مزہ کس وقت ملتا ہے؟ اس وقت جبکہ پیاس لگی ہو اور پانی پینے کی طلب بےقرار کر رہی ہو۔ نیند سکون سے کس وقت آتی ہے؟ اس وقت جبکہ کچھ گھنٹے قبل سے آپ برابر جاگ رہے ہوں۔ ان ساری مثالوں سے آپ کو روزمرہ ہر وقت اور ہر جگہ تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ مادی لذتوں سے بھی لطف اٹھانے کے لئے کسی قدر ضبط و صبر و احتیاط لازمی ہے۔ یہی آپ کا مشاہدہ ہے۔ یہی آپ کا تجربہ ہے۔ اور اسی پر آپ کا عمل ہے۔ یہ آپ کبھی نہ کرتے کہ مسلسل چوبیس گھنٹے منہ میں نوالے جاتے رہیں۔ یہ کوئی بھی نہیں کرتا کہ ہر منٹ لگاتار پانی کے گھونٹ لیتا رہتا ہے۔ یہ کسی کو بھی نہیں دیکھا کہ دن اور رات، صبح و شام ہر وقت برابر پڑا سوتا ہی رہے۔

"روشن خیالی" جب ایک قدم آگے بڑھاتی ہے تو تعطیل اور چھٹی کو بھی انسانی زندگی کا ایک لازمی جز بنا دیتی ہے۔ اسکولوں کے کمرے کالجوں کے ہال، عدالت عالیہ کے ایوان ہفتوں سے بند چلے آ رہے ہیں اس لئے کہ موسم گرما کی تعطیل کلاں کا زمانہ ہے۔ کچہریاں اور دفتر بند ہیں اس لئے کہ آج بڑا دن ہے۔ ڈاک خانہ اور تار گھر، بینک اور خزانے بند ہیں اس لئے کہ آج اتوار ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ دماغ کو آرام ملتا رہے اور تازہ دم ہونے کے بعد کام بہتر طور سے انجام پاتا رہے۔ آپ اپنے اس نظام اور اس انتظام سے شرماتے نہیں۔ فخر کرتے ہیں اور آپ کی عقلیت و روشن خیالی کا ایک مسئلہ ہے کہ کام میں زیادہ مستعدی اور بہتر کارگزاری کے لئے جسم و اعضا کو آرام دیتے رہنا لازمی ہے؟ یہ نہیں کہتے کہ اس سے کام میں خواہ مخواہ حرج اور نقصان ہوتا ہے؟

لیکن جب مذہب آپ سے کہتا ہے کہ سال کے ایک خاص مہینہ میں چند گھنٹوں کے لئے ایک محدود وقت کے لئے معدے کو آرام پہنچاؤ۔ بھوک اور پیاس کو ضبط کرتے رہو تو معاً آپ کی عقلیت و روشن خیالی بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہے آپ اپنے روزمرہ کے تجربہ اور مشاہدہ نظریات و عملیات سب کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ رمضان کی آمد کو اپنے لئے ایک قہر و مصیبت سمجھنے لگتے ہیں اور اگر زبان سے نہیں تو کم از کم دل میں تو یہ ضرور کہنے لگ جاتے ہیں کہ روزہ کی یہ قیدیں کیسی سخت ہیں اور آپ کے کمزور قویٰ ہرگز اتنی بڑی محنت کو نہیں برداشت کر سکتے۔ بے شک اگر آپ ہزاروں روپیہ کمانے اور اڑانے والے بیرسٹر ہیں۔ اگر آپ بھی سرکار ابد قرار کے بنائے ہوئے جج یا کلکٹر ہیں۔ اگر آپ صوبہ یا ملک کی کونسل کے ممبر ہیں، اگر آپ کے پاس سواری کے لئے موٹریں اور رہنے کے لئے اونچی اونچی کوٹھیاں موجود ہیں تو آپ کی محرومی و حرماں نصیبی نے اجر روحانی و راحت سرمدی کی طرح روزمرہ کی مادی لذتوں اور جسمانی فائدوں کا بھی دروازہ آپ پر بند کر رکھا ہے اور آپ کی اس بے مائگی پر جن دلبستہ وجود ملائک جتنا بھی ترس کھائیں کم ہے لیکن اگر آپ اپنی خوش بختی سے کوئی غریب کاشتکار ہیں کوئی مفلس مزدور ہیں، کوئی کم حیثیت خدمت گار ہیں۔ بھاری بھاری بوجھ کی گٹھڑیاں اور گٹھے اپنے سر پر لادنے والے ہیں۔ دھوپ میں جل جل کر اور بھٹی جھونک کر کام کرنے والے ہیں تو ان شاء اللہ آج اپنے خالق و مالک کے حکم کی تعمیل میں رمضان المبارک کے باران رحمت سے سیراب ہو رہے ہوں گے یقین کیجئے کہ آج آپ کے مرتبہ پر زمین پر بسنے والے نہیں، آسمان پر اڑنے والے، فضائے قدس میں سانس لینے والے

پیغامبر
THE MESSENGER
Editor & Publisher SOHAIL AKHTAR Tel. (416) 267-8006

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن / کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

۲۱ جون ۱۹۸۱ء — ۱۸ شعبان ۱۴۰۱ھ

ہالی ڈے اِن

دعوتِ عام ہے کہ آئیے اور ملکہ ایلزبتھ کے استقبال کو مزید شاہانہ بنائیے ——— اپنے اس ملک میں کسی کے استقبال کیلئے عوام کو دعوت نامہ نہیں دیا جاتا بلکہ حکم نامہ دیکر زبردستی پکڑ کر جلسے کی صورت میں لایا جاتا ہے۔ اور اپنے اس ملک میں "باعزت طریقہ" پر استقبال کرنے کیلئے دعوت نامہ جاری کیا جاتا ہے ——— سیاست اور سیاحت کے بھی عجیب رنگ ہوتے ہیں۔ ——— سیاست کی بساط کا ایسا مہرہ جو صرف پیدل کے زور پر اب بھی مات کھانے کو تیار نہیں، پیدل کی صحبت میں فیل پر اٹکیں جانے بیٹھا ہے۔ گھوڑوں اور وزیر کی چال سے واقف ہوتے ہوئے بھی اپنے بادشاہ کو مات سے بچانے کیلئے، ایران کی بادشاہت (جسے جاڑے کی چاندنی کہا جائے تو بہتر ہے) کی مثال سامنے رکھ کر بھی سبق نہیں لیتے۔ ۳۰ جولائی چھٹی کا دن ہے۔ تفریح کو بالائے طاق رکھ کر دوپہر میں ملکہ ایلزبتھ کے استقبال کو جائیے۔ بے شک بہت سے لوگوں کیلئے اس سے بہتر تفریح اور کوئی نہیں ہوگی۔ ہم ٹھہرے پاکستانی کینیڈین، اس روز ہم اپنی شام تو "ہالی ڈے اِن" میں گزاریں گے ——— ملکہ کے ساتھ ——— اپنی ملکہ۔

بقیہ سچی باتیں

حریم عرش کا پایہ تھامنے والے رشک کر رہے ہیں! ممکن ہے کہ آج یہ شاعری معلوم ہو رہی ہو لیکن کل ان شاء اللہ حقیقت ہو کر رہے گی اور ان بےخبروں کو بھی خبردار کر کے رہے گی جو آج روزہ کے طبی فوائد اور مادی لذتوں سے بھی محرومی میں اپنی زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔

VISIT US
FOR
best quality
INDIAN GROCERIES,
FRESH VEGETABLES,
NUTS, SPICES ETC.
گروسری، تازہ سبزیاں اور مصالحہ جات
نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
Pirri's Dixieland Market Limited
FRESH FRUITS — VEGETABLES — FLOWERS
Retail: 1108 Pharmacy Ave. (at Lawrence) Scarborough.
Phone: 759-0473
Wholesale: 1052 Birchmount Rd. (1 block N. of Eglinton Ave.), Scarborough, Phone:759-5214

بقیہ: پاک بھارت تعلقات

حقیقت یہ ہے کہ نفرت، تضاد اور تصادم کی فضا میں فریقین ایک دوسرے کی کمزوریوں اور منفی پہلوؤں کے سوا کسی دوسرے گوشے پہ نظر ہی نہیں ڈالتے۔ یہی وجہ ہے آج بھارت اور پاکستان تقسیم کے ۳۵ برس گزر جانے کے باوجود سرد جنگ کی سی حالت میں ہیں۔ حالانکہ اس عرصے میں یورپ میں تقسیم ہونے والے متعدد علاقے باہمی رواداری اور خیر سگالی کی فضا میں رہنے کی قابلِ قدر مثالیں قائم کر چکے ہیں۔

ذیل میں درج پہلو ایسے ہیں جو سرحد کے دونوں طرف مشترکہ اقدار کے طور پر موجود ہیں۔

دوستی اور دشمنی کے لئے فریقین کے مابین اتفاق اور تضاد دیکھے جاتے ہیں۔ تضاد اور ان کے نتیجے ہم نے بہت دیکھ لئے برصغیر کے بچھتر کروڑ عوام کو سوائے جنگوں کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ ان بچھتر کروڑ میں نصف سے زیادہ نوعمر نسل کے افراد ہیں جنہیں ہم آج جو دیں گے وہ کل اس کا عکس پیش کریں گے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ماضی کے برعکس حال میں ہم اس نوعمر نسل کو دوستی اور اتفاق کے کچھ گوشے دکھا دیں تاکہ برصغیر کا مستقبل آگ و خون کی بجائے امن چین سے عبارت ہو سکے۔ ہمارے خیال میں

- بچھتر کروڑ پاکستانی اور بھارتی عوام جنگ اور تصادم سے بچنا چاہتی ہے۔
- بھارت اور پاکستان کے عوام غریب اور پرامن مزاج کے حامل ہیں۔ یہ اپنے وسائل کو باہمی جنگوں کی بھٹی میں جھونکنے کی بجائے بچوں کی تعلیم، علاج، لباس اور رہائش کے معاملات سیدھے کرنے میں صرف کرنا چاہتے ہیں۔
- دونوں ممالک اور اس کے عوام اس امر سے باخبر ہیں کہ بڑی طاقتوں نے ان کے علاقے کو اپنے مفادات کی سولی پر چڑھا رکھا ہے۔ جس سے بچنے کا واحد ذریعہ علاقے میں اندرونی امن چین اور اتحاد ہے۔
- دونوں ممالک کے عوام ایک دوسرے سے آزادانہ میل جول کی زبردست امنگ رکھتے ہیں جس کا سب سے بڑا ثبوت اسلام آباد اور دلی میں ہندوستان اور پاکستان کے سفارت خانوں کے باہر عوام کا ہجوم ہیں جو ویزے لے کر ایک دوسرے ملک کی یاترا کرنا چاہتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے جب عوامی سطح پر دونوں ملکوں کے درمیان میل جول اور رابطے بڑھیں گے تو متعدد دوسرے مسائل پر مذاکرات کے لئے خوشگوار فضا پیدا ہوگی اگر کشمیر کا مسئلہ گول حل نہیں کر سکی تو گفتگو کا راستہ کیوں نہ اپنایا جائے شملہ معاہدے کی روح کا بھی تقاضا ہے۔ دونوں ملک تکنیکی اور صنعتی اعتبار سے اس اہل ہیں کہ اپنی درآمدی اور برآمدی ضروریات کے لئے یورپی منڈیوں کا رخ کرنے سے پہلے ایک دوسرے سے رجوع کریں۔ ٹھوس معاشی مفادات کا اشتراک دونوں ممالک کی دوستی کو مزید پائیدار کرے گا۔ دوستانہ فضا میں اسلحہ کی خریداری اور دفاعی ساز و سامان کے حصول کی دوڑ خود بخود دم توڑ دے گی۔ برعظیم جنوبی ایشیا کا اندرونی استحکام ہی اسے علاقے میں بڑی طاقتوں کے مفادات کی بھڑکائی ہوئی آگ سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

مبارکباد

ایک پاکستانی جو امریکہ میں جا بسا ایک روز خوشی کے عالم میں گھر میں داخل ہوا اور اپنی بیوی سے کہا مبارک ہو بیگم ہمیں امریکی شہریت مل چکی ہے اب ہم امریکی کہلائیں گے۔

بیوی برتن دھو رہی تھی اور آنکھ [illegible] بولی اور بڑی شکر ہے اب یہ برتن تم سنبھالو اور فوراً انہیں دھو ڈالو۔

کوڑے کھانے کا "حق" صرف غریب کا ہے!

ایم۔ جے۔ اقبال

پاکستان کی ایک خبر کے مطابق ایک بیراج کو رشوت لینے کے جرم میں ۱۰ ہزار روپے جرمانہ اور ۱۰ کوڑوں کی سزا دی گئی۔ پاکستان سے آئے دن اس قسم کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ کلرک یا چپڑاسی رشوت لیتے ہوئے پکڑے گئے اور انہیں سزا دی گئی۔ مگر عوام منتظر ہیں کہ کیا کوئی چپڑاسی، کلرک سے عہدے سے بڑا بھی رشوت لیتے پکڑا جائے گا۔

نہیں۔ بڑے عہدوں والے کبھی بھی رشوت لیتے ہوئے پکڑے نہیں جاتے۔ یہی ان کے بڑا ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ رشوت کی سزا کا مستحق صرف چھوٹے طبقے کو کیوں سمجھا جاتا ہے جبکہ دیگر شعبۂ زندگی کے بڑے بڑے حضرات رشوت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے ہوئے ہیں مگر کوڑے صرف غریب ہی کی قسمت میں لکھے ہوتے ہیں۔

کوڑے تو ان لوگوں کو لگنے چاہئیں۔ جن کو لاکھوں مراعات کے ساتھ بھاری تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً پولیس آفیسر، مجسٹریٹ، جج، کسٹم آفیسر، انکم ٹیکس افسر اور انتظامیہ کے دوسرے بڑے آفیسر حضرات اپنے امیر بننے کے لئے رشوت لینا اپنا حق سمجھے ہوئے ہیں۔

کیا غریب کو اس دنیا میں جینے کا کوئی حق نہیں؟ مادہ پرستی کے اس دور میں جب کہ ہر شخص ہوس زر کے مرض میں مبتلا ہے اور راتوں رات غریب سے امیر اور امیر سے امیر تر بننے کی تگ و دو میں حلال و حرام کی تمیز کھو بیٹھا ہے۔

تاریخ میں یہ بات تو ریکارڈ پر موجود ہے کہ بہت سے بادشاہوں، شہنشاہوں نے فقیری اختیار کی بلکہ بہت سے بادشاہ ولی گزرے ہیں اور اکثر فقیر کے تو ولی ہیں۔ لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ کبھی کسی فقیر نے بادشاہی نہ مانگی۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص ہوس زر میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی فکر میں لگا ہوا ہے اور آج کے "مومن" کے بارے میں صورتِ حال کچھ یوں ہے۔

درج اقبال سے معذرت کے ساتھ ہے

جو [illegible] سے فرماتا ہے "مومن"
مکاری و عیاری پہ اتراتا ہے "مومن"
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
وہ رزق بڑے شوق سے اب کھاتا ہے "مومن"

یہ بھارت ہے

کلکتہ [illegible] سے ایک بھارت میں ایک جنسی کی مصنف تحقیقاتی اداکار کے نوجوان عورت خریدی جا سکتی ہے جیسا کہ انکشاف اخبار انڈین ایکسپریس کے رپورٹر اشونی سارین نے کیا ہے۔ اخبار نے صفحہ اول پر ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق اشونی سارین نے وسطی بھارت میں ۲ ہزار ۳ سو روپے ادا کر کے ایک اچھی عورت کا مال خریدا ہے جو ایک پسماندہ قبیلے سے ہے۔ اخبار نے اس کی تصویر بھی شائع کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت کے اس پسماندہ علاقے ریاست [illegible] سے کمسن لڑکیوں کو اغوا کر کے فروخت کرنے کے لئے دھولپور لایا جاتا ہے جہاں سے انہیں عصمت فروشی کے لئے بمبئی، کلکتہ، بنارس، دہلی، اندور اور گوالیار کے فحاشی کے اڈوں پر پہنچا دیا جاتا ہے۔

INTRODUCING A NEW SYSTEM FOR NEW DRIVERS. A SAFER WAY TO START.

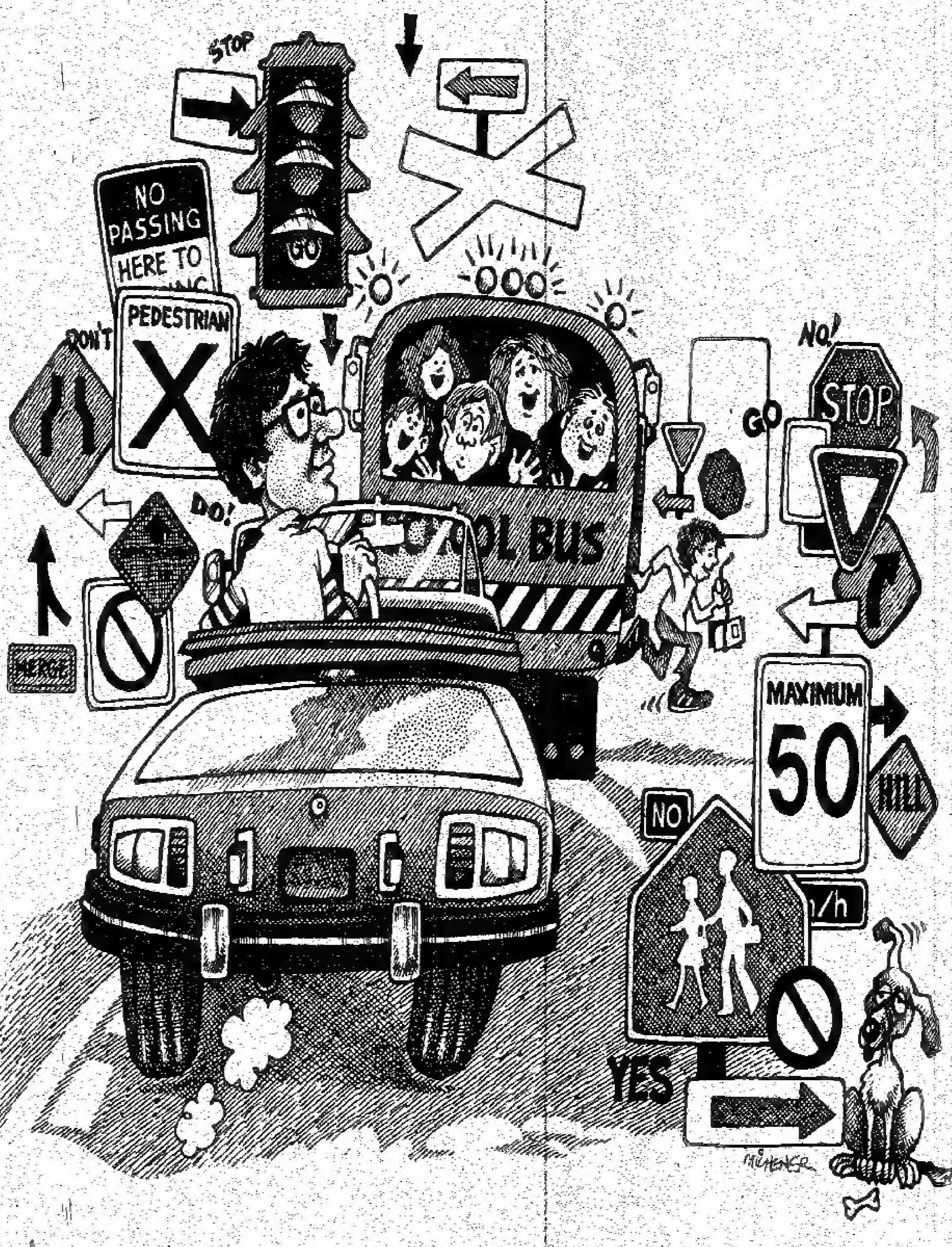

یکم جون ۱۹۸۳ء سے اونٹاریو نے تحفظ کیلئے ڈرائیوروں کے لائسنس کے ایک آزمائشی طریقہ کار کو متعارف کرایا ہے۔ ایسا صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ بالکل نئے ڈرائیوروں کی بدولت حادثات اور ٹریفک کے غیر قانونی عمل کی روک تھام میں مدد ملے۔

اعداد و شمار کے ذریعہ یہ معلوم ہوا ہے کہ اونٹاریو میں پرانے ڈرائیوروں کی نسبت نئے ڈرائیور پہلے ٹریفک کی زیادہ لاقانونیت برتتے ہیں اور زیادہ حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔

نیا آزمائشی طریقہ کار اس لئے عمل میں لایا گیا ہے کہ ایسے ڈرائیور جو دو سال کے آزمائشی عرصہ میں لاقانونیت برتیں گے اور غیر محتاط طریقہ پر ڈرائیو کریں گے تو چند ناقص پوائنٹس پر ان کے لائسنس کو ۳۰ دن کیلئے معطل کر دیا جائے گا۔

محتاط ڈرائیونگ وہ ہے جس پر فخر کیا جائے ...... لیکن اس کا انحصار صرف آپ پر ہے۔

Ministry of Transportation and Communications

Ontario

James Snow, Minister

William Davis, Premier

عورتوں کے ساتھ حسنِ معاشرت سے گزران کرو۔ عورتوں کا بھی تم پر ایسا ہی حق ہے جیسا تمہارا حق عورتوں پر ہے۔ (قرآن پاک)

کھیل کھلاڑی — طاہر حسن

پاکستانی کرکٹ ٹیم کا

کس کس کو جانا چاہیے؟ کون کون جائے گا؟

چیزیں بدلتی ہیں، لوگ بدلتے رہتے ہیں، زمانہ بدلتا رہتا ہے اور اسی طرح پرانے نظام کی جگہ نیا نظام صورت پذیر ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ایک مناسب اور قابل لحاظ مدت کے بعد یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ ضعیف اور درماندہ رگوں میں تازہ خون پہنچایا جائے۔ اور پرانے مسند نشین اور تازہ واردان بساط ہوائے دل کے لئے جگہ خالی کر دیں جو ان سے زیادہ مضبوط اور ان سے زیادہ فعال ہیں۔ ہماری ہر دم بدلتی ہوئی زندگی کی طرح کرکٹ میں بھی تبدیلی آنی چاہیے۔ کیونکہ ۸۰ کی آنے والی دہائی نئی نسل سے منسوب ہوگی۔

پاکستان میں ایسے بھی کھلاڑی ہیں جو آسٹریلیا کے مجوزہ دورے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور وطن عزیز میں حال ہی میں ختم ہونے والے کھیلوں میں کھلاڑیوں کی کارکردگیوں کا جائزہ لیتے ہوئے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہیں اور کافی پر اعتماد بھی فی الوقت ایسے نو عمر کھلاڑیوں کی کمی نہیں ہوگی۔ جن میں معیاری کھیل پیش کرنے کی صلاحیت ہے، بظاہر ان کی تعداد بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ پھر بھی کھلاڑیوں کے حتمی انتخاب کے وقت ان کی خاصی تعداد کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے۔

تاہم اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ان کو ٹیم کے لئے منتخب کرنے کا وقت نہیں یہ بات اور ہے کہ ابھی ان کو منتخب کر لینے کی مدت میں تھوڑی بہت طوالت ضرور ہے۔ آسٹریلیا کی ٹیم کے مجوزہ دورے کے موقع پر انہیں اگر در خور اعتنا نہ سمجھا جائے تو کیا ہوا۔ آئندہ موسم گرما میں انگلستان کا دورہ تو یقینی ہے، وہ اس وقت منتخب کر لئے جائیں گے۔ ۸۰ کی نسل آئندہ ایک دو برسوں میں اپنے لئے اپنا مقام خود پیدا کر لے گی۔

آسٹریلیا کے دورے جس میں سخت کوشی و جانفشانی کو مد نظر رکھنا پڑے گا۔ اور اسی کے پیش نظر یہ بات ناگزیر ہے کہ پاکستانی ٹیم میں فنی مہارت رکھنے والے حوصلہ مند اور تجربہ کار کھلاڑی شامل کئے جائیں۔ اگر اس نوع کی صلاحیت اور مہارت رکھنے والے کھلاڑی موجود ہیں تو پھر انہی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ تجربہ کار کھلاڑیوں کو ہم صرف اسی بنیاد پر مسترد نہیں کر سکتے کہ وہ سال خوردہ یا "ضعیف" ہو چکے ہیں۔ یہ مفروضہ نہیں بلکہ میرا یہ یقین ہے کہ ابھی وہ عمر کے "بیسویں سال" میں سانس لے رہے ہیں۔ کیونکہ بیس سال کی تکمیل کے بعد انہوں نے جو بھی سال گزارے ہیں وہ کرکٹ کے کھیلوں میں گزارے ہیں۔ سالہا سال کے ان تجربوں کو ان کی عمروں میں شامل کر لینا چاہیے۔ جب ۸۰ کا عشرہ دم توڑ چکا ہوگا۔ وہ یقینی طور پر ان کم عمر اور نوجوان کھلاڑیوں کی طرح زندہ و پائندہ رہیں گے جو ان کی صفوں میں شامل ہوئے تھے۔

مستقبل قریب میں پاکستانی سائڈ میں جنہیں کھلاڑیوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگی۔ ان میں موجودہ کپتان جاوید میانداد، جن کی عمر صرف ۲۲ سال ہے۔ کے علاوہ ۲۶ سالہ عمران خان، ۲۸ سالہ وسیم راجہ اور ۲۶ سالہ اقبال قاسم کے نام قابل ذکر ہیں۔

۸۰ء سال کے ساتھ ساتھ ان کھلاڑیوں میں پختگی آتی جا رہی ہے۔ اور وہ بہتر سے بہتر کی طرف گامزن ہیں۔ آسٹریلیا کے دورے کے لئے ظہیر عباس اور ماجد خان اس سے قطع نظر کہ وہ ابھی اپنے فارم میں ہیں۔ یقینی طور پر منتخب کر لئے جائیں گے۔ کیونکہ ان کھلاڑیوں کو آسٹریلیا کے ماحول کا دلچسپ تجربہ ہے۔ اور مزید یہ کہ وہ نوجوان کھلاڑیوں کے دلوں کو بھی وہ چند گر لے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جو خود معیار کے مطابق لیکن کم صلاحیت کے مالک ہیں۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ ظہیر الدین کے خلاف حالیہ ٹیسٹ سیریز میں ظہیر اور ماجد کی کارکردگی اتنی زیادہ حوصلہ افزا نہیں تھی۔ تاہم اگر دیکھا جائے تو وطن عزیز میں کھیلے جانے والے فرسٹ کلاس میچوں میں باقاعدہ کھلاڑیوں کے مقابلے میں ان کی حیثیت درست بازو کی رہی ہے۔ دونوں اب بھی اپنے بہترین فارم میں ہیں اور اس حقیقت کو سرسری طور پر نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

آسٹریلیا بعض کھلاڑیوں کے حق میں غیر متوقع اور شاندار کامیابی کا سبب بن سکتا ہے۔ تاہم دوسرے کھلاڑیوں کے حق میں یہ تاثرات بے حد آخری کیل ثابت ہوگا۔ کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں کے آزمانے کے لئے آسٹریلیا جیسا کوئی اور دوسرا گراؤنڈ میسر نہیں آ سکتا۔ اسی لئے ہمارے سلیکٹرز کو کھلاڑیوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ تاکہ وہ مجوزہ دورے کے بعد ٹیسٹ کے معیار پر پورے اتر سکیں۔

ایک اور بات۔ اور وہ یہ بات ہے کہ غور و خوض کرتے وقت اوپنر کے مسئلے کو اولیت دی جائے۔ اگر سلیکٹرز یہ محسوس کرتے ہیں کہ صادق محمد کی موجودہ حیثیت ایک "ضائع شدہ قوت" کی ہے تو با آسانی مدثر نذر کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ مدثر نذر نے حالیہ سیریز کے دوران یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان سے چشم پوشی ایک سنگین غلطی تھی۔ اوپننگ بیٹسمین کی حیثیت سے اب وکٹ کیپر تسلیم عارف کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جنہیں ماضی کے بدرنگ پتے کی طرح الگ چھانٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ تسلیم عارف کو ہرگز اسٹمپس کی نگرانی پر مامور نہ کیا جائے۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں وہ اپنا ذاتی ریکارڈ قائم نہیں رکھ سکتا تھا۔ کیونکہ یہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ کہ وہ اپنی وکٹ کیپنگ کی صلاحیت سے ہر شخص کو خوش رکھے۔ کھیل کا آغاز کس طرح ہونا چاہیے۔ وہ اس کے رموز سے واقف ہی نہیں۔ وہ اس کا ماہر بھی ہے۔ اسی کو ہمیشہ ایک ماہر اوپنر کا بھی درجہ دیا جائے۔

اگر سلیکٹرز یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ دورۂ آسٹریلیا کے موقع پر چار اوپنرز کا انتخاب کیا جائے تو وہ منصور اختر اور رضوان الزمان کے ناموں کو اپنی فہرست میں درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے اگر انہیں صرف تین اوپنرز کا انتخاب مقصود ہے تو دو سال رضوان سے بہتر دوسرا کوئی کھلاڑی بہتر نہیں ہو سکتا۔ وسطی ترتیب یا مڈل آرڈر کے بھی کچھ اتنے زیادہ مسائل نہیں ہیں۔ بالخصوص ایسے وقت میں جب ظہیر اور ماجد دوبارہ مضبوط بیٹنگ کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ بیٹسمین کی حیثیت سے جاوید میانداد اور وسیم حسن راجہ اپنے اپنے فارم میں ہیں۔ اگر اس دستے کو مزید مستحکم اور مضبوط کرنا ہو تو اس میں دو بیٹسمینوں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ ہیں لاہور کے رمیز راجہ اور سلیم ملک۔ اسی سال دورہ کرنے والی آسٹریلیا کی ٹیم کے خلاف انیس سال سے کم عمر کے کھلاڑیوں کی سیریز میں جارحانہ طور پر پیش قدمی کرنے والے اسٹروک پلیئرز کی حیثیت سے ان دونوں کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اگر یہ حقیقت بھی ہمارے پارکھوں کو مطمئن کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ تو پھر مقامی طور پر کھیلے جانے والے ان فرسٹ کلاس کرکٹ میچوں کا بھی جائزہ لیا جائے۔ جن میں ان دونوں کھلاڑیوں نے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔ دونوں نے سیزن میں ہزار رنز کا اسکور کیا۔ دونوں ہی نے ہر ایک نے اہم موقع پر سنچری اسکور کی۔ وسیم حسن راجہ کا چھوٹا بھائی رمیز وسیم کے مقابلے میں زیادہ منظم اور مؤثر بیٹسمین ہے۔ بلاشبہ وہ ایک اکھڑ کھلاڑی ہے۔ تاہم اس کے گیند پر ضرب لگانے کا انداز جارحانہ ہونے کے ساتھ ساتھ دلآویز بھی ہے۔

اب عمران خان کی موجودگی سے فاسٹ بالنگ کے شعبے کے مسائل بھی پرانے نام رہ گئے ہیں۔ وہ اب نسبتاً بہتر بالر کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس نے ضبط اور مربوط خطوط پر پوری توانائی کے ساتھ اپنی اسپیڈ میں بڑی حد تک اضافہ کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں بیٹسمین کی حیثیت سے بھی بتدریج مؤثر ثابت ہوتا جا رہا ہے۔ اسے بیس پارٹنرز کی حیثیت سے جذباتی سرفراز کی معاونت بھی حاصل ہونی چاہیے۔ جو اب بھی ایک قوت ہے۔

ان کے علاوہ دو اور بیس بالرز پر بھی نظر جا پڑتی ہے۔ ان میں سے ایک تو آزمودہ کار سکندر بخت ہے۔ اور دوسرا ابھرتا ہوا کھلاڑی راشد خان۔ ابھی حال ہی میں انیس سال سے کم عمر کے دو ہونہار کھلاڑیوں رشید محبوب اور علیم حفیظ نے بھی اپنی کارکردگی سے بڑے روشن امکانات کی نشاندہی کی ہے تاہم فی الوقت ان کی صلاحیتیں قدرے ناپختہ ہیں۔ علیم نے اب تک کسی بھی فرسٹ کلاس کرکٹ میں حصہ نہیں لیا ہے تاہم یہ باور کیا جاتا ہے کہ وہ شاید سے پہلے ہی ترقی کر جائے گا۔ کیونکہ وہ انتہائی خوبصورتی کے ساتھ وکٹ کے گرد و پیش سے گیند پھینکتا ہے۔ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے بالنگ کرتا ہے کیونکہ لڑکپن کے زمانے میں رونما ہونے والے ایک حادثے میں اس کے داہنے ہاتھ کی چار انگلیاں ضائع ہو گئی تھیں۔

اقبال قاسم۔ اسپن بالنگ کی جارحانہ کارروائی میں پیش پیش رہتا ہے۔ سلیکٹرز اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے پورے اعتماد کے ساتھ اس کے نام کے آگے قلم سے نشان لگا کر اس کے لئے آسٹریلیا کے سفر کے سلسلے میں برتھ مخصوص کرا سکتے ہیں۔ تاہم اس رقبہ پر اس کو ایک آف اسپنر کی معاونت ضرور حاصل رہنی چاہیے۔ کیونکہ آسٹریلیا میں وکٹیں صرف اسی طرز کی بالنگ سے نتیجہ خیز اور سود مند ثابت ہوتی ہیں۔

کسی غیر ملکی دورے میں شمولیت کے سلسلے میں اگر سلیکٹرز یہ محسوس کرتے ہیں کہ نذیر جونیئر اس کے لئے بہت "بوڑھا" ہو چکا ہے تو پھر ۲۰ سالہ توصیف کی ان ۶۱ وکٹوں کا ذکر لا حاصل ہوگا جو اس نے حالیہ سیزن میں حاصل کی تھیں اور جن کے سبب اس کی ساکھ میں اضافہ ہوا تھا۔ اگر آل راؤنڈر آف اسپنر کی ضرورت لاحق ہو تو اس کے لئے بارلیش کھلاڑی اعجاز فقیہہ سے بہتر اور کسی کھلاڑی کے ملنے کا امکان نہیں ہے۔

عبدالقادر اور اقبال سکندر میں سے لیگ اسپنرز کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ دونوں ہی بڑے مضبوط بیٹسمین ہیں۔ عبدالقادر کو اولیت اس لئے حاصل ہونی چاہیے کہ اس کی بالنگ کی صلاحیتیں بہترین ہیں۔

ٹیم کے لئے فرسٹ کیپر کی حیثیت سے کیا وسیم باری کو زیر غور لایا جائے گا؟ میرے خیال میں تو یہ ضروری ہے۔ بدقسمتی سے اگر اسے آسٹریلیا کے دورے میں شامل نہیں کیا گیا تو پھر تسلیم عارف کے کاندھوں پر ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈالا جانا چاہیے پہلے وکٹ کیپر کی حیثیت سے اشرف علی یا انیل دلپت کو ترجیح دی جانی چاہیے اور بطور معاون بوقت ضرورت تسلیم عارف سے استفادہ کیا جا سکتا ہے انیل دلپت وہ کتنا ہی ہونہار کیوں نہ ہو اس شعبے میں ابھی اسے اپنی اہلیت ثابت کرنا ہوگی اس کے برعکس اشرف علی نسبتاً بہتر انتخاب ہیں کیونکہ حالیہ سیزن میں بیٹنگ میں ان کی کارکردگی بڑی متاثر کن رہی ہے لیکن اگر وسیم باری منتخب کر لیا جاتا ہے تو پھر کسی دوسرے کیپر کی ضرورت نہیں کیونکہ تسلیم اس شعبے میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔

تاہم کھلاڑیوں کے انتخاب کی تمام ذمہ داری سلیکٹرز پر عائد ہوتی ہے جسے وہ چاہیں گے منتخب کریں گے اور جسے چاہیں گے چھوڑ دیں گے

وسیم راجہ

جاوید میانداد

عمران خان

رمیز راجہ

ماجد خان

ظہیر عباس

سلیم ملک

بہترین بیوی وہ ہے جب خاوند اسے دیکھے تو پھولے نہ سمائے اگر اسے کوئی حکم دے تو فوراً بجا لائے اور بہترین خاوند وہ ہے جو بیوی کے ساتھ حسن سلوک رکھے۔ (نبی کریمؐ)

اگر کشمیریوں کی تقدیر بدلنے کی کوشش کی گئی تو خون کی ندیاں

ضرور بہیں گی۔ "شیخ عبداللہ کی اندرا کو دھمکی"

مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ ایک سال سے شیخ محمد عبداللہ کی حکومت اور اندرا کانگریس کے درمیان محاذ آرائی جاری ہے۔ سیاسی سطح پر شکست کھانے کے بعد اندرا کانگریس اور مرکزی حکومت نے اب عبداللہ حکومت کو انتظامی طور پر مفلوج بنانے کے لئے اوچھے حربے اختیار کرنے شروع کر دیئے ہیں اور مرکزی حکومت نے ریاست کے بعض حلقوں کے اہلکاروں کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اپنا وسیلہ بنا لیا ہے ان سب چیزوں کا مطلب عبداللہ حکومت کو غیر موثر بنانا ہے۔

چنانچہ گزشتہ چند ہفتوں کے اندر ریاست میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان میں سے چند درج ذیل قابل ذکر ہیں۔

۱۔ صحافیوں کی ہڑتال۔ ۲۔ اقلیتوں کا مسئلہ۔ ۳۔ پولیس کی ہڑتال۔ ۴۔ انکم ٹیکس کے حکام اور دکانداروں کے مابین اختلافات۔ ۵۔ مندروں سے مورتیوں کی چوری اور فرقہ وارانہ فسادات اور اسی نوعیت کے اور کئی واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

جہاں تک انکم ٹیکس کے معاملہ کا تعلق ہے شیخ محمد عبداللہ کا یہ کہنا ہے کہ بھارتی محکمہ انکم ٹیکس کی طرف سے چھاپے دراصل سیاسی مقاصد کے لئے ہیں اور نیشنل کانفرنس کے حامی افراد کو پریشان کرنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف بھارتی وزیر خزانہ نے لوک سبھا میں یہ کہا ہے کہ ان ہنگاموں میں پارلیمنٹ کے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا ہاتھ ہے۔ دونوں فریقوں نے اپنی اپنی جگہ ان الزامات کی تردید کی ہے۔ بہرحال دونوں جماعتیں اندرا کانگریس اور نیشنل کانفرنس ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں مصروف ہیں اور مرکزی حکومت کا رویہ شیخ عبداللہ حکومت کے خلاف سخت ہو گیا ہے چنانچہ بھارتی پریس میں یہ بات کہی جا رہی ہے کہ مسز اندرا گاندھی کے غیر ملکی دورے سے واپسی پر عبداللہ حکومت کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

شیخ محمد عبداللہ نے بھارت کے اس رویہ کو جان لیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے رائے عامہ کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے مضافات کا دورہ شروع کر رکھا ہے اور ان جلسوں میں وہ یہ بات ببانگ دہل کہہ رہے ہیں کہ کشمیر کی قسمت کو فوجی طاقت کے بل بوتے پر نہیں بدلا جا سکتا اور ریاست جموں و کشمیر کا بھارت کے ساتھ صرف کرنسی، مواصلات اور امور خارجہ پر الحاق ہوا تھا شیخ عبداللہ کا اشارہ بھارت کے آئین کی دفعہ ۳۷۰ کی طرف ہے جس کی رو سے ریاست کو بھارتی آئین کے تحت نیم خود مختاری حاصل ہے۔

شیخ محمد عبداللہ نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں یہ کہا ہے کہ میں نہ تو بخشی غلام محمد اور نہ ہی میر قاسم ہوں جن کو جدھر چاہا موڑ لیا۔ اگر کشمیریوں کی تقدیر کو بدلنے کی کوشش کی گئی تو یہاں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔

اسی تقریر میں شیخ صاحب نے یہ بھی کہا کہ مسز اندرا گاندھی یہ کہتی ہیں کہ اس نے ہمیں اقتدار بخشا ہے لیکن وہ یہ بھول جاتی ہیں کہ انہوں نے ہمارے پاؤں پکڑے تھے کہ کشتی ڈوب رہی ہے اسے بچاؤ۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ ہم نے ان کا کہا مان کر غلطی کی۔ شیخ صاحب کی اس تقریر سے دو باتیں مترشح ہوتی ہیں (اول) وہ مرکزی حکومت کی کوئی ایسی بات ماننے کو تیار نہیں ہیں جس سے ریاست کی امتیازی حیثیت متاثر ہوتی ہو۔ (دوم) انہوں نے مسز اندرا گاندھی سے معاہدہ کر کے غلطی کی۔ جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے شیخ عبداللہ نے کہا کہ وہ نہ تو بخشی غلام محمد مرحوم ہیں اور نہ ہی میر قاسم۔ ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان دونوں کشمیری سیاستدانوں کے دور اقتدار میں بھارت نے بھارتی آئین کی بعض دفعات کو ریاست پر لاگو کر کے اس کی داخلی خود مختاری کو سلب کیا۔

دوسری بات یہ کہ اگر شیخ محمد عبداللہ اندرا گاندھی سے بات چیت نہ کرتے اور بھٹو صاحب اور مرزا افضل بیگ کے درمیان معاہدہ نہ ہوتا اور شیخ عبداللہ اپنے موقف پر ڈٹے رہتے اور کچھ عرصہ مزید انتظار کرتے تو ممکن ہے کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان اور بھارت کے مابین حل ہو جاتا اور شملہ معاہدہ کی رو سے بھارت پاکستان سے اس مسئلے پر بات کرتا۔ اس وقت بھارت کی پوزیشن کمزور تھی۔ یعنی ایک تو پاکستان کا اصرار اور دوسرا شیخ عبداللہ کی بھارت سے محاذ آرائی۔ شیخ عبداللہ نے بھارت سے معاہدہ کر کے اور پاکستان کو سقوط مشرقی پاکستان کے بعد کمزور جان کر بھارت سے صلح جوئی کو مناسب سمجھا۔ دراصل اس وقت شیخ عبداللہ یہ اندازہ نہ کر سکے کہ پاکستان خدا کے فضل و کرم سے اپنی پوزیشن بحال کر لے گا۔ اب انہیں احساس ہوا ہے کہ مسز اندرا گاندھی سے صلح کر کے غلطی کی اور اس پر بھی نازادی کے فریب میں آ گئے حالانکہ وہ اس سے پیشتر اسی محترمہ کے والد کے دھوکہ میں آ گئے تھے۔

یہ درست ہے کہ اس وقت بھی شیخ محمد عبداللہ اور ان کی جماعت نیشنل کانفرنس کی ریاست میں بڑی مضبوط پوزیشن ہے اور شیخ محمد عبداللہ نے اپنے جواں سال بیٹے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے کندھوں پر قیادت کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ المیہ یہ بھی ہوا ہے کہ خود شیخ عبداللہ کے خاندان میں نفاق پیدا ہو گیا اور ان کے داماد ممتاز سیاست دان جی۔ ایم۔ شاہ نے جو کابینہ میں وزیر تعمیرات ہیں استعفیٰ دے دیا ہے۔ وہ اس بات پر ناراض ہیں کہ شیخ صاحب نے اپنے صاحبزادے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو نیشنل کانفرنس کا صدر کیوں منتخب کیا ہے جبکہ اہلیت اور قابلیت کے اعتبار سے وہ فاروق عبداللہ سے آگے ہیں۔ رپورٹوں کے مطابق بیگم عبداللہ نے خواجہ جی ایم شاہ کو مستعفی نہ ہونے کی ترغیب دی تھی جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ تاہم مسٹر شاہ بدستور دفتر جا رہے ہیں لیکن وہ ڈاکٹر فاروق عبداللہ سے بات نہیں کرتے۔ بہت ممکن ہے کہ بھارت نے مسٹر جی ایم شاہ کو اپنے شیشہ میں اتار لیا ہو جیسے اس نے بخشی غلام محمد کو۔ جو شیخ عبداللہ کی قیادت کا اپنا جزو ایمان کہتے تھے۔

اس کشمکش میں جو چیز سامنے آئی ہے وہ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا انداز سیاست ہے۔ وہ اگر ایک جگہ یہ کہتے ہیں کہ نیشنل کانفرنس نئی دہلی سے ہدایت حاصل نہیں کرے گی اور ریاست کے حالات اور ضروریات کے مطابق کام کرے گی۔ وہاں دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ کانگریس (آئی) اور نیشنل کانفرنس کے درمیان کوئی نظریاتی تضاد نہیں ہے دونوں جماعتیں سیکولرازم اور سوشلزم پر یقین رکھتی ہیں۔

ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا یہ ہے کہ

(۱) مسز گاندھی کے ساتھ اس وقت مفاہمت ہوئی جب ۱۹۷۷ء میں مرکز میں کانگریس کا اقتدار ختم ہو گیا اور ہم نے انتخابات جیتے جبکہ کانگریس (آئی) ہار گئی۔

(۲) مرکز اور ریاست کے درمیان تعلقات آئین ہند کی دفعہ ۳۷۰ کے تابع ہیں۔

(۳) ۱۹۵۳ء میں (بخشی کے دور حکومت) جو مرکزی قوانین مسلط کئے گئے ان کے بارے میں عوام ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ مرکز کے ساتھ تعلقات استوار بنانے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں یا نہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ بھارت ریاست میں کانگریس (آئی) کو برسر اقتدار لا کر اس کی امتیازی حیثیت کو ختم کرنا چاہتا ہے جبکہ عبداللہ حکومت اس کے خلاف ہے اور وہ ان قوانین کو ختم کرنا چاہتی ہے جو اگست ۱۹۵۳ء میں شیخ عبداللہ کی حکومت کی معزولی اور گرفتاری کے بعد مرکز نے ریاست پر مسلط کئے تھے۔ یعنی شیخ عبداللہ ریاست کو مکمل طور پر اندرونی طور پر آزاد و خود مختار کرنا چاہتے ہیں جو بھارت کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں ہے۔

چونکہ جنوبی ایشیا میں سیاسیات کا رخ بدل گیا ہے اور کشمیر کی ریاست اپنی جغرافیائی پوزیشن کی وجہ سے بے حد اہم ہے۔ اس لئے بھارت اس بات کو مکمل طور پر ختم کر کے یہاں اپنی من مرضی کی حکومت قائم کرانا چاہتی ہے تاکہ وہ اس ریاست کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرے بھارت سمجھتا ہے کہ پاکستان کی موجودہ پالیسی صلح کن ہے اور وہ علاقہ کے وسیع تر مفادات کے لئے بھارت سے محاذ آرائی نہیں چاہتا اس لئے بھارت اس نرم پالیسی کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور وہ یوں کہ جموں و کشمیر کو مکمل طور پر بھارت میں ضم کر لے۔ گو پاکستان بھارت سے صلح اور خوشگوار تعلقات چاہتا ہے مگر وہ ریاست کے معاملات سے چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ اور قبل اس کے پاکستان اس معاملہ میں آواز بلند کرتا خود اندرون ریاست عبداللہ حکومت اور اندرا سرکار کا ٹکراؤ ہو گیا ہے یعنی

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانوں سے

Okadia Accounting

PROVIDING: SERVICE

- Accounting Service
- Full Set of Books
- Income Tax
- Trial Balance
- Financial Statements

by Professional Accountant

CALL: Mr. Abid Okadia BUS. 752-6090 RES. 423-2530

1871-A LAWRENCE AVE. E. Second floor

ایک نے کہی دوجے نے مانی
دونوں کا فائدہ، دونوں گیانی

COMPLETE INSURANCE SERVICE

INCLUDING

LIFE, MORTGAGE PROTECTION,
R.R.S.P., HOME OWNERS,
COMMERCIAL AND AUTO

HAROON BHABHA
INSURANCE AGENCY

[illegible] YORK MILLS RD. STE. [illegible], DON MILLS [illegible]

Call 444 2072 OR 425 3146

یکم جولائی یوم کینیڈا ہے
آیئے ہم سب کچھ قربان کردیں

اب بھی آپ کے پاس وقت ہے کہ اس روز کسی تقریب کا اہتمام کریں۔ عزیزوں، دوستوں اور تمام پڑوسیوں کے ساتھ مل بیٹھیں۔ شاندار پکنک منائیں۔ کیک بنائیں پھر موم بتیاں روشن کریں، پورے ۱۲۴ موم بتیاں۔ پھر کوئی خواہش کریں کہ وہ پوری ہو جائے ہم ۲۶،۰۰۰،۰۰۰ لوگ نیوفاؤنڈلینڈ تا برٹش کولمبیا تا علاقہ شمال واری تک۔ آئیے یوم کینیڈا کو ہم اپنا دن بنائیں، اپنے طور پر۔

یہ ہمارا دن ہے، کینیڈا!

ہمارے لئے یہ ایک ایسا موقع ہے کہ ہم یوم کینیڈا کو یادگار بنادیں۔ اس پر سب کچھ قربان کردیں جو کچھ ہمارے پاس ہے۔

CANADA'S BIRTHDAY, JULY 1ST
Council for Canadian Unity
Citizens Committee
of the National Capital Region
Canadian Folk Arts Council

1ER JUILLET, LA FÊTE DU CANADA
Conseil pour l'unité canadienne
Comité des citoyens,
région de la capitale nationale
Conseil canadien des arts populaires

پنجابی غزل

ساری دنیا آپے بھل جاں تیرے لئی
توں ہو جاویں بلیے جے کر میرے لئی
ہالے تے میں اکھیاں میٹ کے سُتا نئیں
گڑیاں دتیاں بانگاں سانجھ سویرے لئی
کالی رات دا اِک اِک پل مینوں ڈسدا اے
بن کے آجا چانن اِس ہنیرے لئی
رات ہنیری وچ نہ بجلیاں وانگ چمکیں
بتّی بال ہنیرے رکھاں تیرے لئی
یار قمر توں اُدھ آسمانیں وسدا ایں
فقراں دے پھیرے گلیاں وچ تیرے لئی

—— قمر شکیل

غزلیات

ہائی اسکول کے طالب علموں سے پوچھنے دریافت کیا کیا تم میں سے کوئی بتاسکتا ہے کہ مرزا اسد اللہ خان غالب کی غزلیات کا کن کن غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے؟

ایک طالب نے اٹھ کر کہا "جہاں تک میری معلومات اور مطالعے کا تعلق ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ غالب کی غزلیات کا ابھی تک اردو میں بھی ترجمہ نہیں کیا گیا۔"

ڈاکٹر نے زندگی بچائی

ایک امریکی اور ایک جاپانی، بیماری اور تندرستی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد امریکی نے جاپانی سے سوال کیا "مسٹر ناکامورا! کیا آپ کے ملک میں اچھے ڈاکٹر ہیں؟"

جاپانی کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر بولا: "ان گنت اچھے ڈاکٹر ہیں لیکن ان میں سب سے اچھے ڈاکٹر ہانگ ٹانگ"

میکدہ

بہت پی چکے ہو ذرا ٹھہر جاؤ
جناب! اپنے گھر کا پتہ تو بتاؤ
یہ لندن کے میخانے مہنگے پڑیں گے
میں کہتا ہوں جو بات وہ مان جاؤ
اگر پینا چاہو میرے ساتھ آؤ
مگر شرط یہ ہے وضو کر کے آؤ
یہ عشق ہے یہ سنبھلنا پڑے گا
مجھے خوف ہے تم بہک ہی نہ جاؤ
طلب کی کوئی حد نہیں ہے یہاں پر
چلو خود پیو اور مجھے بھی پلاؤ
یہ نورانی ہے ذکر کس میکدے کا
شرابی کو اس کا پتہ تو بتاؤ

طاہر جمیل نورانی

National Library
Bibliothèque Nationale
OCT
NEWSPAPER SECTION

22 JUNE 1984
June 22
THE MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER
پیغامبر
P.O. Box 2114 - Station B - Scarborough, Ont. Canada M1N 2E5
Editor & Publisher SOHAIL AKHTAR
Tel. (416) 267-8006
VOL. 5
NO. 12

Happy Birthday, Canada

Stop At Noon And Sing

Happy First Birthday to Our Old Anthem!

O CANADA

O Canada! Our home and native land!
True patriot love in all thy sons command.
With glowing hearts we see thee rise,
The True North strong and free!
From far and wide, O Canada,
We stand on guard for thee.
God keep our land glorious and free!
O Canada, we stand on guard for thee.
O Canada, we stand on guard for thee.

O CANADA

"O Canada" was proclaimed Canada's national anthem on July 1, 1980, 100 years after it was first sung on June 24, 1880. The music was composed by Calixa Lavallée, a well-known composer; French lyrics to accompany the music were written by Sir Adolphe-Basile Routhier. The song gained steadily in popularity. Many English versions have appeared over the years. The version on which the official English lyrics are based was written in 1908 by Mr. Justice Robert Stanley Weir.

Secretary of State for Canada
The Honourable Francis Fox

Canada